امام کعبہ

فضیلۃ الشیخ الدکتور

خالد علی الغامدی حفظہ اللہ کا خطاب

ترجمہ
جناب حافظ محمد سرور
جناب محمد ہاشم یزمانی

گذشتہ دنوں امام کعبہ فضیلۃ الشیخ الدکتور خالد علی الغامدی حفظہ اللہ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے۔ ۲۶ اپریل بروز اتوار ان کی مرکز اہل حدیث ۱۰۶ راوی روڈ تشریف آوری ہوئی۔ اُنھوں نے تمام دفاتر خصوصاً پیغام ٹی وی کا وزٹ کیا اور نماز ظہر کی امامت بھی کروائی۔ چنانچہ ان کی عزت وتکریم میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے فلیٹیز ہوٹل لاہور میں پروقار ظہرانے کا اہتمام کیا جس میں وفاقی وزراء، مختلف مسالک کے زعماء سمیت جماعتی اعلیٰ قیادت، امراء وناظمین اور کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر امام صاحب نے جو خطاب فرمایا اسے نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔

حمد وثناء کے بعد: آپ سب پر اللہ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتوں کا نزول ہو۔ اللہ پاکستان کے عظیم عوام کو شاد اور آباد رکھے۔ اے پاکستانی سپوتو اور بہادرو! مرحبا! خوش آمدید! آپ کا یہاں آنا مبارک! اللہ آپ کو شاد وآباد رکھے، آپ کا مرتبہ بڑھائے۔ آپ کو عزت دے، آپ کا درجہ بلند کرے۔ آپ کو صحت وعافیت عطا کرے اور ہم سب کو اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ نعمتوں سے بھری جنتوں میں جمع فرمادے۔

اے پاکستان کے عظیم عوام! تم عظیم لوگ ہو، یقیناً تم لوگ ہمیشہ اور ہر روز اپنے ایمان اور اسلام کی سچائی کے ناقابل تردید دلائل پیش کرتے رہے ہو۔ سرزمین حرمین، ارض وحی اور خطہ رسالت کے دفاع میں تمہاری طرف سے ہر روز اور ہر لمحے پیش کی جانے والی عظیم اسلامی مثالیں ہمارے مشاہدے میں ہیں۔

اے پاکستان کے عظیم عوام! اس سب کچھ کے بعد بھلا کون ہے جو آپ سے محبت نہیں کرے گا؟ کون ہے جو آپ کی قدر نہیں کرے گا؟ کون ہے جو آپ کی عزت نہیں کرے گا؟ بولیے۔۔!! بھلا ان مضبوط دلائل کے بعد کوئی ایک بھی ایسا ہو سکتا ہے جو آپ سے محبت نہ کرے؟ آپ کی عزت نہ کرے اور جو آپ کی قدر نہ کرے، سوائے کسی کینہ پرور دشمن یا کج نہاد شیطان کے۔

آپ کی وارفتگی کے بدلے میں آپ لوگوں سے محبت رکھنا اور آپ لوگوں کا احترام کرنا وہ چھوٹا سا ممکنہ

تحفہ ہے جو آپ کو دیا جا سکتا ہے۔ پاکستان کے ان مسلمان اور بابرکت عوام کی خاطر جو ہماری کم سے کم جو ذمہ داری بنتی ہے، وہ یہی ہے کہ ہم اس کیساتھ محبت، احترام اور قدر افزائی کا سلوک کریں اور اس کی مدد اور تائید کریں۔

اے برادرانِ گرامی! اے حاضرینِ مجلس! اے اکابر علماء! آج کی یہ نشست جو مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام شیخ علامہ ساجد میر امیر مرکزیہ، شیخ عبدالکریم اور جمعیت اہل حدیث کے دیگر اراکین، برادران اور علماء کی زیر قیادت لاہور میں منعقد ہو رہی ہے۔ یہ نشست اس سلسلے کی ایک دوسری علامت اور دلیل ہے، اس بات کی دلیل اور نشانی کہ پاکستان کو سرزمین حرمین سے محبت ہے۔ ہم اس مبارک کوشش پر امیر جماعت اپنے والد جیسے بزرگوارم، جناب علامہ ساجد میر کے مشکور ہیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق اور راست روی کا سوال کرتے ہیں۔ ہم اس جمعیت یعنی جمعیت اہل حدیث کے بھی شکر گزار ہیں جس کا نام ہی اہل حدیث ہے اور ان کے شرف اور مرتبے کے لیے تو اتنی بات ہی کافی ہے۔

اہل حدیث ہی تو اہل نبی ہیں، اہل حدیث ہی تو احباب محمد ﷺ ہیں، اہل حدیث ہی اللہ کے پیارے ہیں۔ آپ لوگوں کی عظمت اور فخر کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے اولیاء کون ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اگر وہ اہل حدیث نہیں، تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟

اے برادرانِ گرامی! بلاشبہ یہ دلیل ہے اس اخلاص کی، اس جذبے کی اور اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ اس محبت کی جو اس جماعت کو حاصل ہے۔ اسی طرح میرے لیے یہ بھی مسرت، عزت اور سعادت کی بات ہے کہ میں یہاں موجود اہل اسلام کے تمام مکاتب فکر اور دیگر جماعتوں کو بھی سلام پیش کروں جو اسلام کی خدمت میں، اسلام اور مسلمانوں کی نصرت میں قابل قدر کاوشیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو شاد و آباد رکھے، اللہ تعالیٰ سب کو برکتیں عطا فرمائے۔ ہم سب اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کے لیے اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سب اسلام کی مدد کر رہے ہیں۔

اے برادرانِ گرامی! خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کی قیادت میں مملکت سعودی عرب حرمین کی پاسبان ہے۔ اس مملکت نے اللہ اور اس کی مخلوق کے سامنے عہد کر رکھا ہے کہ حرمین کی خدمت و نگہداشت اور مسلمانوں کے تمام مقدس مقامات کی پاسبانی کرے گی، کیونکہ حرمین شریفین مشرق و مغرب میں آباد پوری امت کا اثاثہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سعودی حکومت اور اس خاندان کو شاہ عبدالعزیز کے دور ہی سے حرمین کی خدمت و پاسبانی کے لیے چن رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مملکت کو اس عظیم خدمت اور ان مبارک

مقامات کی نگہبانی کا شرف عطا فرمایا ہے۔ بلاشبہ حرمین شریفین مشرق و مغرب کے تمام مسلمانوں کے دل میں بستے ہیں، حرمین کی پاسبانی ہر مسلمان کی شرعی ذمہ داری ہے۔ حرمین کی نصرت ایک دینی فریضہ ہے اور حرمین کی پاسبانی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے جبکہ مملکت کی حکومت اس ذمہ داری کو بہترین انداز سے نبھا رہی ہے۔ اس مبارک ملک کے مسلمانوں بلکہ تمام مسلمانوں نے حرمین شریفین کو اس خطرے سے بچانے کے لیے اپنی اپنی قوت و استعداد کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ سنگین خطرہ جو حرمین کو ان ظالموں کی طرف سے درپیش تھا جو خطہ حرمین پر قابض ہونا چاہتے تھے لیکن اللہ نے انہیں رسوائی سے دوچار کیا اور ان کی چال کو انہی کے گلے کا پھندا بنا دیا اور یہ سب کچھ اللہ کے فضل کے ساتھ ساتھ ان کوششوں سے ممکن ہوا جو خادم حرمین اور اتحادی قوتوں کی طرف سے کی گئیں۔ اس لیے ہم عظیم پاکستانی عوام کے شکر گزار ہیں جنھوں نے حرمین کی نصرت و پاسبانی کے لیے عظیم اور مضبوط دلائل پیش بھی کیے اور خادم الحرمین کی حکومت کی حرمین کی پاسبانی کے لیے کی جانے والی کاوشوں کی مکمل تائید بھی کی۔

برادرانِ گرامی! یمن میں جو کچھ ہوا، یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں، مختصر الفاظ میں اس کی سرگزشت کچھ یوں ہے کہ وہاں ایک سرکش اور باغی جماعت ہے، جس نے شرعی حاکم کے خلاف بغاوت کی ہے۔ جو کئی سالوں سے امن و امان کو تہہ و بالا کر رہی ہے اور کوشاں ہے کہ یمن وہ سرزمین ہے کہ جسے نبی کریم ﷺ نے ایمان اور حکمت کی سرزمین قرار دیا، وہاں فتنے اختلاف، تفریق اور نزاع کو ہوا دے۔ اس جماعت نے مساجد گرائیں، حفظ قرآن کے ادارے مسمار کیے، بچوں اور عورتوں کو قتل کیا، بے گناہ اور معصوم خون بہائے اور یمن اور اس کے تمام وسائل پر قابض ہونا چاہا، تاکہ یہ خطہ حرمین کی طرف بڑھنے کے لیے ایک پل کا کام دے۔

چنانچہ یمن میں ایک بہت بڑے فتنے نے جنم لیا، چونکہ آپ لوگ ہم سے دور بیٹھے ہیں، اس لیے اس فتنے اور اس کے نتیجے میں وقوع پذیر ہونے والے بہت سے نقصانات کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ قریب تھا کہ اس فساد عظیم کی وجہ سے یمن کا وجود ہی خطرے میں پڑ جاتا، لیکن حکومتِ یمن نے اپنے برادر اسلامی ملک سعودی عرب سے مدد مانگی۔ چنانچہ خادم حرمین شریفین کی حکومت نے یمن کی اس قانونی اور جائز پکار پر لبیک کہا، اور باغی و سرکش گروہ کے شر سے دفاع کی خاطر بلاد یمن کی مدد کے لیے وہ اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَ اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ﴾ ''اگر وہ دین کے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔''

اس باغی اور سرکش گروہ کا ارادہ تھا کہ اس شورش کے ذریعے وہ بلادِ حرمین شریفین تک رسائی حاصل کر کے مقاماتِ مقدسہ کی حرمت کو پامال کر ڈالے، لیکن سعودی عرب کی قیادت میں قائم اس عظیم اتحاد کی مدد سے حکومتِ یمن کی مدد کی درخواست پر عملی قدم اٹھایا گیا۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے بلادِ یمن کی مدد فرمائی، سازشیوں کی سازشیں ان کے اپنے خلاف پڑ گئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے خادم حرمین شریفین کو بلادِ یمن کی حفاظت کی توفیق عطا ہوئی۔

حاضرین! مختصر الفاظ میں بلادِ یمن کے حالات میں نے آپ کے سامنے بیان کر دیئے ہیں۔

خادم حرمین شریفین کی قیادت میں اس عظیم اتحاد نے یمن کی مدد کا جو فیصلہ کیا تھا وہ بالکل جائز اور قانونی تھا۔ یہاں تک کہ زمینی اور بین الاقوامی قوانین کی رو سے بھی یہ اقدام عین قانون اور ضابطے کے مطابق تھا۔ زمینی قوانین اور عام قانونی ضابطوں کے مطابق بھی اس کے جائز ہونے سے پہلے، یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بھی عین مطابق تھا، جس میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿وَ اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ﴾ ''اگر وہ تم سے مدد کے طالب ہوں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازم ہے۔''

سامعین! ہماری اس مبارک ملاقات میں بہت سے علماء کرام، مبلغین، شیوخ الحدیث اور ائمہ حدیث تشریف فرما ہیں۔ معاشرے کے چنیدہ اور منتخب معزز و محترم افراد کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی تنظیموں اور جماعتوں کے نمائندے بھی یہاں موجود ہیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے اس پلیٹ فارم پر تمام جماعتوں اور اسلامی تنظیموں کی بھرپور نمائندگی بڑی خوبصورت اور امید افزا چیز ہے، اس عظیم کارنامے پر تمام لوگ شکریے کے مستحق ہیں، اللہ کی قسم! اس مبارک موقع پر تمام جماعتوں، تنظیموں اور تحریکوں کی بھرپور شرکت سے ہمارا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔

محترم بھائیو! مختلف اسلامی تنظیموں سے منسلک ہونے اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے کے باوجود اس مبارک موقع پر ہمارا آپس میں مل جل کر بیٹھنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ صرف اسلام اور قرآن وسنت ہی وہ طاقت ہے جو ہمیں متحد اور یکجا کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا﴾ ''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

چنانچہ محترم بھائیو! میری آپ لوگوں سے گزارش ہے کہ ان دنوں کو قیمتی جانیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام و مرتبے اور علم و فضل کے جس عظیم رتبے پر فائز کر رکھا ہے اسے غنیمت سمجھیں اور خالص اسلامی

تعلیمات اور قرآن وسنت پر عمل کو فروغ دیں۔ معاشرے کے تمام طبقات کا رخ قرآن وحدیث کی طرف موڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت و دانائی، علم وفضل اور لوگوں کے دلوں میں جس محبت کا حق دار بنایا ہے، اس کی قدر کریں۔ پاکستانی معاشرے کے ہر درجے کے افراد کے دلوں میں آپ علماء کے لیے بے پناہ محبت ہے۔ لوگ آپ علماء کی قدر و منزلت کو خوب پہچانتے ہیں، لہٰذا آپ کو اس بات کی قدر کرتے ہوئے لوگوں میں پھیلی ہوئی غلطیوں کی اصلاح، صحیح اسلامی تعلیمات کی اشاعت اور اسلام کے معتدل اور میانہ روی والے اسلوب کے پرچار کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

اے علماء کرام، شیوخ الحدیث، ائمہ حدیث اور مختلف جماعتوں کے قائدین حضرات! لوگوں کے دلوں میں موجود اپنے لیے محبت کو غنیمت سمجھئے اور اپنے آپ کو ایسے کاموں سے دور رکھیے جو اس ایمانی اتحاد، ربطِ باہم اور اتفاق کو پارہ پارہ کر دیں۔

آئیں ہم سب مل کر اپنے آپ کو صرف مسلمان بنالیں، یہ وہ نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اُس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی، قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام 'مسلم' رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس نے تمہارا نام فلاں فلاں رکھا ہے، بلکہ فرمایا کہ اس نے تمہارے لیے مسلم کا نام پسند فرمایا ہے۔ مسلمانوں کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ کتاب وسنت اور حدیث مصطفیٰ ﷺ پر مضبوطی سے عمل کرتے ہیں۔

اس مبارک اجتماع کی قدر کیجئے اور یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ اسلام ایک قوت کا نام ہے۔ ایک کلمہ واحد کا نام ہے، آراء وخواہشات کے مختلف ہونے سے اسلام میں تفرقہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ ہمارے اندر کوئی جتھہ بازی، گروہ بندی، تفرقہ بازی اور تعصب نہیں بلکہ ہم سب کے سب ایک امت اور ایک قوم ہیں۔ ہمارے اسی اتحاد کی برکت سے اللہ تعالیٰ خطرات اور دشمنوں کو ہم سے دور فرماتا ہے۔ دشمنانِ اسلام کو سب سے زیادہ تکلیف

اس وقت ہوتی ہے جب وہ مسلمانوں کو باہم متحد و متفق اور مضبوط تعلقات کے رشتے میں جڑا دیکھتے ہیں۔

محترم بھائیو! میں آپ سے یہی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اتفاق واتحاد پیدا کریں۔ میں دوبارہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کے امیر عزت مآبؒ، بزرگوارم اور اپنے والد جیسے شیخ مکرم علامہ ساجد میر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنھوں نے اس پروگرام کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ انہیں مزید توفیق عطا کرے، کہ وہ بڑھ چڑھ کر اسلامی تعلیمات اور عقیدہ صحیحہ کی اشاعت کرسکیں۔ اسی طرح اس مبارک اجتماع اور ملاقات میں شریک تمام تنظیموں اور جماعتوں کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہم سب کے سب ایک امت اور ایک ہی کلمہ پڑھنے والی متحد قوم ہیں۔ ہمارا دین ایک ہے، ہمارا اسلام، عقیدہ، قرآن اور نبی ایک ہے۔ ہم سب تمام ائمہ دین، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد ابن حنبل رحمہم اللہ کا بے حد احترام اور عزت وتوقیر کرتے ہیں۔ یہ سب کے سب بڑے عظیم المرتبت امام تھے، ان سب کے ماننے والوں کی ایک بڑی جماعت ہے اور ان سے محبت کرنے والے بے شمار لوگ ہیں۔ یہ ائمہ کرام بھی باہم ایک دوسرے کو اسلامی بھائی سمجھتے تھے، باہم صلح و صفائی سے رہتے اور ایک دوسرے کی بات کو مانتے اور دوسروں کی رائے کا احترام کرتے تھے۔

ہمیں امید ہے کہ پاکستان میں موجود تمام جماعتیں، تنظیمیں اور دینی جامعات ان شاء اللہ ایک ہی دین، طریقے اور منہج کے حامل ہیں۔ میں ان تمام کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کی کوششوں کی قدر کرتا ہوں۔ بلاشبہ وہ سب کے سب بھلائی اور عظیم مشن پر گامزن ہیں۔

وفاق المدارس السلفیہ، وفاق المدارس العربیہ اور جامعہ اشرفیہ وغیرہ اور دیگر دینی جماعتیں اشاعتِ اسلام، عقیدے کی توضیح وتشریح، علومِ شرعیہ اور معاون علوم کی تدریس کا جو فریضہ انجام دے رہی ہیں' وہ بڑا ہی خیر وبرکت اور رشد وہدایت والا کام ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ انہیں توفیق مزید اور راست روی سے نوازے۔ ہم ان کے لیے ہر طرح خیر وبرکت کی دعا کرتے ہیں کچھ لوگوں کا میں نے نام لیا ہے اور جن کا نام نہیں لے سکا' ان شاء اللہ وہ بھی اس دعاءِ خیر میں شریک ہیں۔

معزز سامعین وحاضرین میں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے اور آپ کے لیے اللہ تعالیٰ سے توفیق و راست بازی کا سوال کرتا ہوں۔ بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ